تحفظ کا مطالبہ کرنے والے ہزاروں مسلمانوں کو جیل اور سینکڑوں کو قلعہ کے عقوبت خانوں کا شکار بنایا۔ جنرل اعظم خان کے ذریعے ہزاروں مسلمانوں کے خونِ ناحق سے ہاتھ رنگ کر ظلم و بربریت کا ایسا کھیل کھیلا کہ ہلاکو اور چنگیز کی یاد تازہ ہوگئی۔ انجام کار یہ حکمران ٹولہ بھی عبرت کا نشان بن گیا۔ قدرت نے ان سے زمامِ اقتدار کار چھین لی۔

بقول مولانا ظفر علی خاں

زوال اس سلطنت کا ٹل نہیں سکتا ٹالے سے
کہ اپنی ہی رعایا سے پڑا ہو جسکو ٹکرانا

تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں لائل پور (فیصل آباد) کی مجلس احرار اسلام نے مرکزی مجلس عمل کے زیر کمان جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ان میں سے چیدہ چیدہ واقعات کا تذکرہ پیش خدمت ہے جو فیصل آباد اور کراچی میں دورانِ تحریک پیش آئے!

لائل پور میں مرزائی وزیر خارجہ کے خلاف
پہلا بھر پور اور کامیاب مظاہرہ:

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ۲۳-۲۴ مارچ ۱۹۵۲ء کو بذریعہ چناب ایکسپریس سرگودھا خطاب کرنے جا رہے تھے۔ مولانا عبیداللہ احرار جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام لائل پور نے ریلوے اسٹیشن پر ان سے ملاقات کی۔ حضرت امیر شریعت نے فرمایا کہ میری سرگودھا سے واپسی تک لائل پور میں سر ظفر اللہ خاں کے خلاف اس کی برطرفی کے لئے احتجاجی مظاہرہ ہو جانا چاہیئے۔ میرا وجدان کہتا ہے کہ معیشیت ایزدی یہی چاہتی ہے۔ انہی دنوں اشرف المدارس گورونانک پورہ کا سالانہ جلسہ اقبال پارک میں ہو رہا تھا۔ مولانا عبیداللہ احرار نے اس میدان کے مقابل ایک جگہ خواجہ جمال الدین بٹ امرتسری صدر مجلس احرار اسلام لائل پور۔ جانباز مرزا، میاں محمد عالم بٹالوی، خواجہ غلام حسین، سالار امان اللہ، شیخ خیر محمد، راقم شیخ عبدالمجید، محمد عالم منہاس کو علیحدہ لے جا کر میٹنگ کی اور حضرت امیر شریعت کا لائل پور میں سر ظفر اللہ وزیر خارجہ کے خلاف مظاہرہ کرنے کی خواہش کا اظہار کر کے کہا کہ ہمیں اسی وقت فیصلہ کر کے اس جلسہ کو ہی جلوس کی شکل دیکر مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ چونکہ جمعہ کا دن تھا اور جلسہ دن کے وقت ہو رہا تھا جمعہ کی نماز بھی اسی پنڈال میں پڑھائی جانی تھی!

اس میٹنگ میں مولانا تاج محمود شریک نہ ہوئے تھے جبکہ دو مرتبہ میاں عالم بٹالوی کو مولانا تاج محمود کے ہاں پورا پروگرام دیکر بلانے کے لئے جامع مسجد ریلوے اسٹیشن بھیجا گیا لیکن وہ خطبہ جمعہ کے عذر پر شریک مشاورت نہ ہوئے یہ مظاہرہ چونکہ حکومت کے خلاف پہلا مظاہرہ تھا چنانچہ بعض موہومہ خطرات کے

ماضی کے جھروکے سے

تحریر: محمد یعقوب اختر

ترتیب: شیخ عبدالمجید احرار امرتسری

قسط نمبر اوّل

احرار اور تحریکِ تحفظ ختمِ نبوت

انگریز نے دھوکہ فریب مکاری اور عیاری سے سات سو سالہ مسلمان حکومت کو اپنوں کی غداری اور ہم وطن ہندوؤں کی سازش سے اگرچہ ختم کر کے ہندوستان پر تسلط تو قائم کر لیا لیکن مسلمان قوم سے ہمیشہ خائف رہتے ہوئے درپے آزار ہی رہا۔ سرنگا پٹم کے میدان میں سلطان ٹیپو شہید کی للکار، ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں علماء حق کی طرف سے ہندوستان کو دارالحرب قرار دینا۔ شاملی کے محاذ پر انگریزی فوج کے خلاف علماء اسلام کا علم جہاد بلند کرنا اور سینہ سپر ہو کر جامِ شہادت نوش کرنا، شیخ الہند مولانا محمود حسن اور مولانا حسین احمد مدنی کی زیر قیادت ریشمی رومال احرار اسلام کی فوجی بھرتی بائیکاٹ کی تحریک (۱۹۳۹ء) کے علاوہ ایک درجن ملی و قومی تحریکیں دراصل اسلامی اقتدار کے احیاء اور وطن کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کا ہی تسلسل تھا جس کی وجہ سے فرنگی حکمران کبھی بھی امن و چین سے نہ رہ سکے۔ اور انہیں معلوم ہو گیا کہ ہندوستان کو آزاد کئے بغیر چارہ نہیں بالخصوص مسلمان غلامی پر قانع نہیں رہ سکتے۔

اگست ۴۷ء کو جب انگریز با امر مجبوری ہندوستان کو تقسیم کر کے جانے لگا تو اس نے پاکستان کی حکومت اس گروہ کے سپرد کرنے کا انتظام کر دیا جس میں اکثریت انکے پشتینی وفاداروں، کاسہ لیسوں اور قوم کے غداروں پر مشتمل تھی۔ جنکی سرشت میں خود غرضی، نفس پرستی۔ اور عوام الناس سے بیگانگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جو ایثار و قربانی اور ملک کی خدمت کے نام ہی سے نا آشنا تھے۔ یہ فرنگی حکومت کا مراعات یافتہ طبقہ جاگیرداروں۔ وڈیروں۔ سرمایہ داروں اور خطاب یافتگان پر مشتمل تھا جو گورے کالے افسروں کے آگے کورنش بجا لانے اور مجاہدینِ آزادی کی مخبری کو ہی سیاست کی معراج سمجھنا۔ غیروں کے آگے جھکنا اور عوام کو کمی سمجھ کر انکی تذلیل کرنا ان لوگوں کی فطرت ثانیہ تھی۔ خدمت خلق کو عار اور باعث ندامت خیال کرتے تھے۔ آزادی کے تقاضوں اور ضرورتوں کا ادراک انکے بس کا روگ ہی نہ تھا۔ یہ تن آسان اور تساہل پسند لوگ مذہب کو بھی ذاتی مقاصد کے لئے رسم و رواج پر قربان کر دینے میں کوئی عیب نہ سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ یہ لوگ قوت فیصلہ سے عاری اور اپنی ناک سے آگے سوچنے کی صلاحیت سے ہی محروم تھے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کے اسباب بھی یہی تھے کہ انگریز کے خود کاشتہ پودا مرزائیت کی کھلی غداریوں، پاکستان اور اسلام دشمن باغیانہ سرگرمیوں کے پایہ ثبوت تک پہنچ جانے کے باوجود حکمران کسی قسم کی کارروائی کرنے سے گریزاں تھے بلکہ الٹا اس باغی اور غدار غیر مسلم اقلیت کے تحفظ کے لئے پوری قوم سے لڑنے کے لئے اسلحہ سے لیس ہو کر میدان میں نکل آئے۔ صد حیف کہ اس وقت کے حکمرانوں نے مسئلہ ختم نبوت کے

پیش نظر شرکائے جلوس کسی متفقہ فیصلہ پر نہ پہنچ رہے تھے تو مولانا عبیداللہ احرار نے کہا کہ چاہے آپ شریک ہوں یا نہ ہوں میں اپنی ذمہ داری پر مظاہرہ کرنے کا اعلان کرتا ہوں اور شیخ عبدالمجید، خواجہ غلام حسین اور سالار امان اللہ کو ٹانگہ پر لاؤڈ سپیکر فٹ کر کے لانے کا حکم دیا کہ جلسہ کے اختتام پر لاؤڈ سپیکر لیکر سڑک پر تیار رہیں اور مجھے سٹیج پر مولانا غلام غوث ہزاروی کے پاس جو مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب صدر تھے اور تقریر فرمارہے تھے مظاہرہ کا اعلان کرنے کا پیغام دیکر بھیجا۔ میں نے مولانا عبیداللہ کی طرف سے لکھکر دیدیا کہ آپکی تقریر کے اختتام کے ساتھ ہی حضرت امیر شریعت کے حکم کے مطابق مجلس احرار اسلام لائل پور مرزائی وزیر خارجہ کے خلاف مظاہرہ کر رہی ہے!

مولانا غلام غوث صاحب نے تقریر کا رخ مظاہرہ کی طرف موڑ دیا اور مسئلہ ختم نبوت، مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور پاکستان کے خلاف سازشوں اور مرزائی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ کی ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچانے والی حرکات سے آگاہ کرتے ہوئے مظاہرہ کی اہمیت اور اس میں شرکت کی اپیل بھی کر دی جسکا خاطر خواہ اثر ہوا۔ مولانا عبیداللہ احرار کا یہ مجاہدانہ فیصلہ جہاں جماعتی حکم سے وفاداری کا آئینہ دار تھا وہاں ان حالات میں بڑی ہی جرأت بہادری اور حوصلہ کا ایک تاریخی اقدام تھا۔ کیونکہ مسلم لیگی حکومت کی انتظامیہ پہلے ہی احرار رہنماؤں اور کارکنوں کی نگرانی کر رہی تھی اور بعض کارکنوں کو ہراسان بھی کیا گیا تھا۔ ایسی اطلاعات بھی تھیں کہ کارکنوں پر جھوٹے مقدمات بنا کر جیل بھیج دیا جائے گا۔ نیز مظاہرہ میں پولیس اور مرزائیوں سے تصادم کا خطرہ بھی موجود تھا۔ لیکن احرار کی تو تاریخ ہی خطرات اور طوفانوں سے ٹکرانا ہے۔ احرار کی روایات میں ہے کہ جب ناموس رسالت مآب ﷺ کے تحفظ کا مسئلہ ہو، صحابہ کرامؓ کی حرمت کا سوال ہو، یا ملک کے دفاع کا معاملہ ہو ہر قسم کے خوف و خطر کو پس پشت ڈال کر ہر چہ باداباد کہتے ہوئے بڑی سے بڑی طاغوتی طاقت سے بھی ٹکرا جانا احرار کی فطرت ہے۔ اقبال نے انہی جانباز و جانثار عاشقانِ رسول ﷺ کے ایثار و قربانی سے متاثر ہو کر کہا تھا۔

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

جلسہ کے اختتام پر مولانا عبیداللہ احرار سپیکر والے ٹانگہ کی اگلی نشست پر مظاہرہ کی قیادت کے لئے بیٹھ گئے۔ راقم الحروف (یعقوب اختر) خواجہ غلام حسین، محمد عالم منہاس اور شیخ عبدالمجید پچھلی نشست پر بیٹھ کر سپیکر کے ذریعے مظاہرین کو کنٹرول کرنے لگے اور بھوانہ بازار کی طرف سے گھنٹہ گھر کا رخ کیا جو لائل پور شہر کا مرکزی مقام ہے۔ ہزاروں مسلمانوں کا یہ ولولہ انگیز جلوس بڑے ہی جوش و خروش سے مرزائیت مردہ باد۔ سر ظفر اللہ وزیر خارجہ کو برطرف کرو۔ مرزائی نواز حکومت مردہ باد۔ مرزائی وزیر خارجہ مردہ باد، مرزائیوں کو اقلیت قرار دو۔ کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں شہر کے آٹھوں بازاروں کا چکر لگا کر سرخرو اور کامیاب ہوا۔ اور جلوس پھر دھوبی گاٹ کی جلسہ گاہ میں پہنچ گیا۔ جہاں میں نے اور مولانا عبیداللہ احرار نے خطاب کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ مرزائی وزیر خارجہ کو فی الفور وزارت سے علیحدہ کر دے۔ لائل پور کی ضلعی انتظامیہ اور

بقیہ صـ۱۵ پر